سوال

(312) پاکستانی قانون اور یتیم پوتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر باپ سے پہلے بیٹا فوت ہو جائے تو دوسرے بیٹوں کی موجودگی میں اسلامی قانون کے مطابق باپ کے فوت ہونے کے بعد اس کے یتیم پوتے پوتیاں حصہ نہیں لے سکتے جبکہ پاکستانی قانون انہیں مرحوم بیٹے کی جگہ حصے دار بناتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی پاکستانی قانون کا سہارا لے کر حصہ وصول کرتا ہے تو شریعت کی خلاف ورزی کا گناہ کس کے سر ہو گا، وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے وراثت کے سلسلہ میں الاقرب فالاقرب کے قانون کو پسند کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو رشتہ دار میت کے قریب تر ہو گا اسے وارث بنایا جائے گا اور اس کے مقابلہ میں دور والے رشتہ دار کو محروم ہونا پڑے گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ [1]

''ہر ایک کے لیے ہم نے اس ترکہ کے وارث بنائے ہیں جسے والدین اور قریب تر رشتہ دار چھوڑ جائیں۔''

چونکہ بیٹا درجہ کے اعتبار سے پوتے کی نسبت قریب تر ہے، اس لیے پوتے کے مقابلہ میں بیٹا وارث ہو گا۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''ترکہ کے مقررہ حصے، ان کے حقداروں کو دو پھر جو بچ جائے وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مذکر رشتہ دار کیلئے ہے۔'' [2]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مقررہ حصہ لینے والے کے بعد وہ رشتہ دار وارث ہو گا جو میت کے قریب تر ہو گا۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ پوتا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہو گا۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''پوتے کی وراثت جبکہ بیٹا موجود نہ ہو۔'' [3]

اس قدر صراحت کے باوجود اگر کوئی ملکی قانون کا سہارا لے کر شرعی قانون کو پامال کرتا ہے تو اسے درج ذیل حدیث کو سامنے رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''اگر میں (چرب زبانی سے متاثر ہو کر) ایک شخص کو کسی دوسرے مسلمان کا حق دینے کا فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے، اب اس کی مرضی ہے اسے لے لے یا چھوڑ دے۔'' [4]

ان احادیث کی روشنی میں پاکستانی قانون کا سہارا لے کر شریعت کی خلاف ورزی کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ (واللہ اعلم)

[1]النساء: ۳۳۔

[2]بخاری، الفرائض: ۶۲۳۴۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض۔

[4]بخاری، المظالم: ۲۴۵۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر: 287

محدث فتویٰ